نمبر ۸۳۵

THE ALFAZL QADIAN

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ط وَاللهُ وَاسِعٌ

ین کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے | عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں

دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اسکو قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ✲ اسسٹنٹ:۔ مہر محمد خان

نمبر ۴۲ | مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۲۱ء | یوم دوشنبہ | مطابق ۲۷ ربیع الاول ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضل خدا اچھی ہے۔

۲۵ نومبر نماز جمعہ کے لئے جناب مولوی سید محمد احسن صاحب مسجد اقصیٰ میں تشریف لیگئے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کا خطبہ سنا۔ نماز کے بعد خطبہ جمعہ پر بہت ہی خوشی کا اظہار کیا۔

سماج لاہور سے مباحثہ کے لئے جو احباب گئے تھے واپس آگئے۔ آریوں نے طے شدہ شرائط پر جھگڑا پیدا کر کے کوشش کی کہ بحث نہ ہو سکے۔ لیکن ہماری طرف سے انکی نئے سے نئے شرائط بھی منظور کر لی گئیں۔ اور احمدی مناظر شیخ صاحب مصری کو خدا کے فضل سے بڑی کامیابی ہوئی اور احمدی خوشی کے نعرے لگانے لگے۔

مولوی محمد علی صاحب کی قادیان میں آمد اور روانگی

۲۴ تاریخ مولوی محمد علی صاحب معہ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب۔ بابو عزیز بخش صاحب برادر مولوی محمد علی صاحب اور ماسٹر صدر الدین صاحب معہ چند اور رفقاء کے جناب مولوی سید محمد احسن صاحب کی ملاقات کے لئے صبح قریباً نو بجے آئے۔ اگرچہ ان کے آنے کی ہمیں کوئی اطلاع نہ تھی۔ لیکن جس وقت معلوم ہوا۔ کہ وہ آ رہے ہیں تو حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے اندرون قصبہ مکان میں ٹھہرنے کا انتظام کیا گیا۔ لیکن وہ کسی مصلحت کی بنا پر اسمیں ٹھہرنے کی بجائے مرزا سلطان احمد صاحب کی بیٹھک میں چلے گئے۔ جس کا انتظام غالباً وہ لاہور سے ہی کر کے آئے تھے۔ وہاں خانصاحب ذوالفقار علیخان صاحب کی طرف سے جو ان کی مہمانی کے لئے مقرر تھے۔ ان کے لئے چائے اور ناشتہ لانے کے لئے کہا گیا۔ لیکن انہوں نے یہ عذر کر کے کہ چائے پی آئے ہیں۔ لانے سے روکدیا۔ اور جناب مولوی محمد احسن صاحب کے پاس چلے گئے۔ جہاں علیحدگی میں کئی گھنٹے گفتگو کرتے رہے اس دوران میں اتنا معلوم ہوا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء جناب مولوی صاحب موصوف کو لاہور ساتھ لیجانے کے لئے اصرار کر رہے ہیں۔ اور جناب مولوی صاحب نے ان کے بے حد اصرار پر روانگی کی تیاری کے لئے کہدیا ہے۔ اتنے میں جناب مولوی صاحب کا ایک رقعہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کے حضور پہنچا جسمیں انہوں نے تحریر فرمایا تھا کہ میں احباب لاہور کے ہمراہ چند دن کے لئے لاہور جاتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا۔ کہ آپ بے شک تشریف لے جائیں۔ لیکن اس طرح ان لوگوں کے آنے پر یک لخت آپ کا تشریف لے جانا معیوب سا نظر آتا ہے۔ اگر آپ فرمائینگے۔ تو ہم کل ہی خود آپ کو لاہور پہنچا دینگے۔ حضور نے یہ جواب تحریر فرما کر چند احباب کے ہاتھ جناب مولوی صاحب کی خدمت میں بھیجا اور ادھر بہت سے احباب جناب مولوی صاحب کو الوداع کہنے کے لئے اسجگہ جمع ہو گئے۔ جہاں ان کے تشریف لانے پر ان کا استقبال کرنے کے لئے جمع ہوئے تھے۔ جب ہمارے احباب جناب مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو آپ نماز ظہر پڑھ رہے تھے نماز پڑھنے کے بعد جب حضرت خلیفۃ المسیح کا رقعہ انہیں سنایا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ نماز میں بھی مجھے یہی القاء ہوا ہے۔ کہ مجھے نہیں جانا چاہیئے۔ اور میں تو پہلے ہی نہیں جانا چاہتا تھا۔ میں تحقیقات کر رہا ہوں اور مجھے صداقت کے آثار بھی نظر آرہے ہیں۔ احباب لاہور کو کہدیا جائے۔ کہ میں نہیں جاؤنگا۔ جلسہ کے بعد دیکھا جائیگا۔

یہ بات جب مولوی محمد علی صاحب کو معلوم ہوئی تو انھوں نے کہا کہ پھر ہم جاتے ہیں۔ اور میں مولوی صاحب سے مصافحہ کرنا چاہتا ہوں۔ اسپر صرف مولوی محمد علی صاحب نے مصافحہ کیا۔ ان کے مصافحہ کرتے وقت جناب مولوی محمد احسن صاحب نے ان سے کہا کہ میں اسوقت نہیں جا سکتا۔ میں تحقیقات کر رہا ہوں۔ اور میرا جلسہ تک ٹھہرنا ضروری ہے۔ جلسہ کے بعد دیکھا جائیگا۔ اس کے بعد جناب مولوی صاحب نے مولوی محمد علی صاحب سے دریافت فرمایا کہ آپ نے حضرت مسیح موعود کو کس طرح بھیجا تھا مولوی صاحب نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ جناب مولوی صاحب نے پھر پوچھا۔ تو مولوی محمد علی صاحب نے کہا کہ اب جبکہ میں روانگی کے وقت مصافحہ کر رہا ہوں۔ اس کا کیا جواب دوں۔ جناب مولوی صاحب نے فرمایا کہ وہاں سے لکھ کر بھیجدینا۔ مولوی صاحب نے کہا اچھا دیکھا جائیگا۔ آپ تحقیقات کریں۔

اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب معہ رفقاء دارالعلوم کی طرف چلے گئے۔ اور وہاں سے لوٹتے ہوئے جب مسجد مبارک کے پاس پہنچے۔ تو نماز ہو رہی تھی۔ مگر وہ مقبرہ بہشتی کی طرف چلے گئے۔ اور وہاں سے ہو کر مسجد اقصیٰ میں انھوں نے نماز پڑھی اور مینار دیکھا اور پھر اڈے خانے پہنچ گئے۔ کھانا کھانے کے لئے انھیں پہلے بھی اصرار کے ساتھ کہا گیا تھا لیکن چونکہ تنگی وقت وغیرہ کا عذر کر دیتے رہے۔ اس لئے کھانا ٹمٹم پر رکھا دیا گیا۔ اور ایک آدمی ساتھ کر دیا گیا۔ تاکہ وہ بٹالہ کھانا کھلا کر برتن واپس لے آئے۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب جب ٹمٹموں کے پاس پہنچے۔ تو انھوں نے کھانا اتروا دیا۔ اور جب جناب خان ذوالفقار علی خان صاحب نے کھانا ساتھ لے جانے پر اصرار کیا۔ تو مولوی محمد علی صاحب نے کہا کہ جب تک میاں صاحب احمدیہ بلڈنگس میں اپنا قدم رکھنا جائز نہ سمجھیں گے۔ اسوقت تک میں کھانا نہیں کھا سکتا۔ معلوم نہیں یہ کہنے سے مولوی صاحب کا کیا مطلب تھا۔ اور کھانا کھانا صرف اپنے لئے ہی ناجائز سمجھتے ہیں۔ یا اپنے دوسرے رفقاء کے لئے بھی۔ کیونکہ چند ہی دن گذرے۔ جبکہ ان کے رفقاء شیخ رحمت اللہ صاحب۔ ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب اور ماسٹر صدر الدین صاحب معہ چند اور ساتھیوں کے آئے تھے۔ تو وہ ہمارے ہی انتظام میں ایک مکان میں فروکش ہوئے تھے۔ اور ہماری طرف سے جو مہمانی ان کی گئی تھی اُسے انھوں نے بخوشی قبول کیا۔ اور پیغام میں اس مہمان نوازی پر شکریہ بھی ادا کیا گیا تھا۔

غرض باوجود اس کے کہ مولوی صاحب اور ان کے رفقاء کو کھانا کھانے کے لئے متعدد بار باصرار کہا گیا۔ اور ان کے اس عذر کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ وقت کم ہے۔ کھانا کھلانے کے لئے بٹالہ تک ساتھ جانے کے لئے آدمی تیار کیا گیا۔ لیکن انہوں نے منظور نہ کیا۔ اور اسی دن ۳ بجے واپس روانہ ہو گئے۔

نیز جب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء جناب مولوی سید محمد احسن صاحب کے مکان میں تشریف رکھتے تھے۔ اسوقت بھی وہاں ان کے واسطے چائے بھجوائی گئی تھی مگر معلوم ہوا ہے کہ مولوی صاحب نے چائے بھی نہیں پی۔ واللہ اعلم۔

اخبار احمدیہ

فی الفور اطلاع دیں

جلسہ سالانہ پر قریباً چالیس نانبائیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جن کی مزدوری کا اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ ایک ہزار روپیہ نقد علاوہ خوراک کے خرچ ہوگا۔ میں چاہتا ہوں کہ اس خرچ میں کفایت ہو۔ اسلئے میری التماس ہے کہ جہاں جہاں احمدی نانبائی ہوں۔ وہ اس موقعہ پر آکر فی سبیل اللہ کام کریں۔ اور قومی خزانہ پر سے ایک ہزار روپیہ کا بوجھ دور کریں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ اس اعلان کے پڑھتے ہی تمام احمدی نانبائی مجھے اپنے آنے کی اطلاع دینگے۔ نیز دیگر بھائیوں کی خدمت میں بھی التماس ہے کہ وہ بھی اپنے واقف احمدی نانبائیوں کے پتہ سے اطلاع دیں۔ نہایت تاکید ہے۔

والسلام۔ سید محمد اسحٰق قادیان

حیدرآباد میں جلسہ

۱۲ ربیع الاول ۱۳۴۰ھ روز یکشنبہ صدر انجمن احمدیہ حیدرآباد کا ایک شاندار جلسہ باعلان عام بذریعہ اشتہارات مکان انجمن احمدیہ لیکچر ہال میں بصدارت مولانا حاجی میر محمد سعید صاحب قبلہ امیر جماعت منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی کے قبل عالی جناب سیٹھ محمد غوث صاحب کی دختر مسماۃ سعیدہ بیگم کا عقد میر احمد علی صاحب کے ساتھ پانسو روپیہ مہر پر ہوا۔ اس کے بعد لیکچر ہوئے۔ جناب عثمان فشر صاحب نے اپنی صداقت اسلام کے واقعات بزبان انگریزی بیان فرمائے۔ نیز سردار بہادر صاحب احمدی چیف انجنیر لوکل فنڈ بھی شریک جلسہ تھے۔ اختتام جلسہ پر صدر نشین صاحب کے تبلیغ مکہ مکہ معظمہ کے مفصل حالات معہ اسماء مبایعین سنائے اور مکہ معظمہ کے مشہور و معروف سرکاری اخبار القبلہ میں جو مضمون شائع ہوا ہے۔ وہ بھی سنایا گیا۔ اخیر میں حضرت مسیح موعود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۲۸ نومبر ۱۹۲۱ء

سالانہ جلسہ

رسید مژدہ کہ ایام نوبہار آمد

تمام زندہ اقوام کے مرکز ہوتے ہیں۔ اور کسی قوم کا بغیر مرکز سے وابستگی کے زندہ رہنا اور ترقی کرنا ناممکن ہوتا ہے۔ اسوقت دنیا میں ایک ایسی قوم جو ایک وقت بڑی شان وشوکت رکھتی تھی۔ لیکن اب نہایت حقیر اور ذلیل سمجھی جاتی ہے۔ یہودی قوم ہے۔ اس کی بربادی اور تباہی کا راز مرکز سے علیحدگی میں ہی پایا جاتا ہے یہودی دولت مند ہیں۔ بڑے تاجر ہیں۔ دنیا کے نشیب وفراز کو اچھی طرح سمجھنے والے ہیں۔ مگر ان کی دولت ان کی ہوشیاری اور واقفیت ان کے ایک معزز قوم بننے کے لئے کچھ بھی کام نہ آئی۔ جب وہ فلسطین سے نکالکر دُنیا کے مختلف حصوں میں منتشر کر دئیے گئے۔ اور حالات نے ان کو وطن سے بے وطن کر دیا۔ تو وہ پُرشوق نگاہوں سے وطن کو دیکھتے تھے۔ مگر سرد آہیں بھر کر رہ جاتے تھے۔ کیونکہ ان کا وطن ان کا نہ رہا تھا لیکن اب جب انہوں نے ارشاد الٰہی کے مطابق "حبل الناس" سے تمسک اختیار کیا۔ حالات میں تغیر آگیا۔ تو اسرائیل کے گھرانے کی پراگندہ اور گم شدہ بھیڑیں اپنے وطن کی طرف بے تحاشہ دوڑنے لگیں۔ اور صدیوں کے فلاکت زدہ یہودی اپنے مذہبی مرکز میں داخل ہونے کی اجازت کو ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھ کر فلسطین میں قافلہ در قافلہ داخل ہونے لگے۔ اور اپنے اس محبوب ترین مرکز کی خاطر اپنے آرام وآسائش اپنی جائدادوں اور املاک کی کوئی پروا نہ کی۔ حتےٰ کہ نازک اندام اور تعلیم یافتہ خواتین میں سرگرمی پیدا ہوئی کہ انھوں نے پتھر کوٹنے اور سڑکوں کی تعمیر میں حصہ لینا شروع کر دیا۔

ہمیں یہ لکھنے کی ضرورت نہیں کہ یہودیوں پر ذلت و بربادی کی جو مار پڑ چکی ہے۔ اس سے وہ فلسطین میں داخل ہو جانے سے نکل نہیں جائینگے۔ کیونکہ اس کے اسباب اور ہی ہیں۔ اور جب تک یہ لوگ موعود انبیاء کے منکر رہینگے۔ ان کی یہی حالت رہیگی۔ لیکن ان کے اس طرز عمل سے مرکز کی الفت اور اہمیت کا اندازہ ضرور لگایا جاسکتا ہے ❊

یہ تو مذہبی لحاظ سے مرکز کی اہمیت کی مثال ہے لیکن دنیاوی لحاظ سے بھی اگر دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ ہر ایک قوم اپنا خاص خاص مرکز رکھتی ہے اور اس سے وابستگی قائم رکھنے کے لئے ہر ایک بڑی سے بڑی قربانی کرنے کے لئے تیار اور آمادہ رہتی ہے وجہ یہ کہ قومی ہستی کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ ایک ایسا مرکز ہو۔ جس کے ساتھ ساری قوم وابستہ ہو مختلف زمانوں میں خدا تعالےٰ کے جو نبی مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ ان کے ذریعہ قائم ہونیوالی جماعتوں کا بھی مرکز ہوتا رہا ہے۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ تمام دنیا کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اسلئے آپ کے ذریعہ تمام دنیا کیلئے مکہ مکرمہ مرکز قرار دیا گیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع سے آپ کی اُمت کی اصلاح کے لئے جو نبی مبعوث ہوگا۔ اس کی بعثت سے مکہ کی مرکزیت کے ماتحت وہ مقام بھی مسلمانوں اور اسلام کا مرکز ہوگا۔ جو اس نبی کا مولد و منشاء اور مدفن ہوگا۔ اور جسے وہ خود اپنی جماعت کے لئے مرکز قرار دے ❊

اس زمانہ میں خدا اور رسول کے وعدوں کے ماتحت جو نبی مبعوث ہوا ہے۔ وہ جس جگہ پیدا ہوا۔ جہاں سے اس نے اپنی رسالت ونبوت کا وعظ کیا۔ جہاں وہ دفن ہوا اور جس کو اس نے اپنا "تخت گاہ" اور اپنی جماعت کا "مرکز" قرار دیا ہے۔ وہ قادیان ہے۔ جو موجودہ اور آئندہ نسلوں کے لئے مرکز احمدیت ہے۔ اور چونکہ ہر ایک احمدی کا اس سے وابستہ ہونا اور اسکی اہمیت اور الفت کو اپنے دل میں خاص جگہ دینا فرض ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر احمدی کا چہرہ اسوقت خوشی سے تمتمانے لگ جائے۔ جب اس کے کان میں "قادیان" کا لفظ پڑے۔ اور اسوقت اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہے۔ جب اُسے "قادیان" آنے کے لئے پکارا جائے ❊

اگرچہ سال کے تمام ایام میں ہر احمدی سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ جب بھی اسے موقع ملے۔ وہ مرکز میں حاضر ہونے کی کوشش کرے۔ اور مرکزی فیوض اور برکات سے بہرہ اندوز ہو۔ لیکن سال کے وہ ایام جنمیں "سالانہ جلسہ" کی تقریب واقع ہوتی ہے۔ ایسے ایام ہیں۔ کہ جنہیں آنے کے لئے ہم پکار پکار کر بلاتے اور ہر ایک احمدی کے کان تک اپنی یہ آواز پہنچا دینا چاہتے ہیں کہ وہ آئے۔ ضرور آئے۔ اور اگر کچھ ہرج کر کے بھی آنا پڑے۔ تو بھی آئے۔ کہ کم از کم سال میں ایک دفعہ اس کا مرکز میں آنا نہایت ضروری ہے۔ پس ہم اپنے بھائیوں کو مطلع کرتے ہیں کہ سالانہ جلسہ جو بہت قریب آگیا ہے۔ اسمیں شامل ہونے کے لئے تیاری شروع کر دیں ❊

ہاں یہ یاد رہے۔ کہ جلسہ پر آکر انھیں پورا پورا فائدہ اُٹھانے اور سارا وقت وعظ ونصیحت سننے میں صرف کرنا چاہیئے۔ یہ بات ہمیں اسلئے لکھنے کی ضرورت پیش آئی ہے۔ کہ ہم نے دیکھا ہے۔ آنے والوں کی ایک تعداد جو اگرچہ بہت قلیل اور انگلیوں پر گنی جاسکتی ہے۔ ایسے لوگوں کی بھی ہوتی ہے۔ جو اپنے سارے وقت کو اس مقصد کے حاصل کرنے میں صرف نہیں کرتے۔ جس کے لئے وہ یہاں آتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جس طرح وہ آتے ہیں۔ اسی طرح وہ چلے جاتے ہیں۔ بلکہ تکلیف اُٹھا کر۔

پس ہمارے بھائی آئیں اور ضرور آئیں اور نہ صرف خود آئیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی لائیں۔ اور اس مقدس مقام میں داخل ہوکر زیادہ سے زیادہ جو کچھ حاصل کرسکتے ہیں کریں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ یہ مبارک سفر سفر کرنیوالوں کے لئے واقعی مبارک ثابت ہوگا ❊

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تحریک سوادیشی

آجکل ہندوستان میں سوادیشی کی جو تحریک ہو رہی ہے اسکے محرکین اس کی غرض یہ بتاتے ہیں کہ اس طرح ہندوستان میں گورنمنٹ انگریزی کو تباہ و برباد کیا جائے - یہ بات ایسے صاف اور واضح الفاظ میں اور اس کثرت کے ساتھ بیان کی جا رہی ہے - کہ کوئی حوالہ اور ثبوت پیش کرنے کی ضرورت نہیں ÷

اس کے متعلق جماعت احمدیہ کا جو طرز عمل رہا ہے اور جو انشاء اللہ آئندہ بھی رہے گا - وہ ظاہر ہے لیکن افسوس کہ غیر مبایع اصحاب اور ان کے لیڈر جو مرکز سلسلہ سے علیحدہ ہو چکے ہیں - اس رو میں بہ گئے ÷

چونکہ یہ لوگ اپنے آپ کو جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کرتے - اور حضرت مسیح موعود کے پیرو ہونے کا دعوےٰ رکھتے ہیں - حتیٰ کہ اصل جماعت احمدیہ اور حضرت مسیح موعود کے حقیقی پیرو اپنے آپ ہی کو قرار دیتے ہیں - اس لئے ہم ذیل میں حضرت مسیح موعود کا ایک حوالہ پیش کرتے ہیں جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے - کہ موجودہ تحریک سوادیشی میں ان کا حصہ لینا کہاں تک مسیح موعود کے منشاء کے مطابق ہے ÷

"نومبر ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام دہلی سے واپسی کے موقع پر لدھیانہ میں تشریف فرما ہوئے - تو وہاں ایک ہندو صاحب نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ :- "ہمارا ملک بہت غریب ہو گیا ہے - ان کے افلاس کو دور کرنے کی کوشش آپ کریں - اور سوادیشی کے متعلق آپ تائید اور تحریک کریں" -

اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا :-

"یہ غربت اور افلاس اس ملک کے ساتھ خاص نہیں ہر جگہ غریب لوگ بھی ہوتے ہیں - ہم سنتے ہیں کہ ولایت کے بعض شہروں میں جو بڑے امیر شہر سمجھے جاتے ہیں کئی لوگ فاقہ کشی سے مر جاتے ہیں - لیکن ہمارے ملک میں کبھی ایسا سننے میں نہیں آیا - کہ کوئی شخص بھوک سے فوت ہو گیا ہو ÷

اور سوادیشی کے متعلق یہ ہے کہ اپنے وطن کی چیز کا استعمال بے شک عمدہ بات ہے - خود گورنمنٹ بھی اسکو پسند کرتی ہے کہ تمام ضروری اشیاء کی ساخت کا ہنر ہندوستانی سیکھیں - اور حرفت اور تجارت میں ترقی کریں - لیکن موجودہ تحریک سوادیشی اپنے اندر ایک بغاوت کی خفیہ ملونی رکھتی ہے - اور در اصل اس تحریک کی ابتدا ملکی اشیاء کی ہمدردی سے نہیں ہے - بلکہ تقسیم بنگالہ پر بنگالیوں کی ناراضی اسکی جڑ ہے - اسواسطے یہ امر منحوس معلوم ہوتا ہے علاوہ ازیں ملک کے تمام حرفے مدت سے موقوف ہو چکے ہیں - ان کو پھر جب تک بحال نہ کیا جائے - تب تک ایسی تحریکیں بجائے فائدہ کے نقصان کا موجب ہونگی - غرض موجودہ تحریک سوادیشی کسی نیک نیتی پر مبنی نہ ہونے کے سبب قابل ہمدردی اور شمولیت نہیں ہے"

یہ حوالہ بالکل صاف اور واضح ہے - اور بآسانی معلوم ہو سکتا ہے - کہ جب اسوقت جبکہ سوادیشی کی تحریک اپنے اندر ایک بغاوت کی خفیہ ملونی رکھتی تھی - حضرت مسیح موعود اس میں شریک ہونا سخت ناپسند فرماتے ہیں - تو اب جبکہ علانیہ طور پر اس کو گورنمنٹ کے الٹ دینے کا ذریعہ بتایا جا رہا ہے اسمیں کسی احمدی کی شمولیت کیونکر جائز ہو سکتی ہے ÷

مذکورہ بالا حوالہ کے ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ :-

"قادیان کے بعض آریہ بھی حضرت کی خدمت میں اس غرض سے آئے تھے - کہ آریہ لوگ قادیان میں ایک جلسہ سوادیشی کرینگے - آپ کی جماعت اسمیں شامل ہو حضرت نے بوجوہات مذکورہ بالا اس امر کو پسند نہ فرمایا کہ اپنی جماعت کا کوئی آدمی اسمیں شامل ہو"

(بدر - ۲۴ر نومبر ۱۹۰۵ء)

کیا ان حوالجات پر وہ غیر مبایع اصحاب غور کرینگے جو ایسے جلسوں میں شامل ہوتے - تقریریں کرتے - اور مسٹر گاندھی کے ارشاد کی تعمیل میں سودیشی پہننے پر اور تیار ہیں گے - کہ ان کا یہ طرز عمل مسیح موعود کے مذکورہ بالا ارشاد کو مد نظر رکھتے ہوئے کس طرح جائز ہو سکتا ہے - اس بارے میں ماسٹر صدر الدین صاحب اور مرزا یعقوب بیگ صاحب کو ہم خاص طور پر مخاطب کر رہے ہیں

آریہ سماج کے اصول کا واضع کون ہے

آریہ سماج کے دس اصول مشہور ہیں - جن پر آریہ سماج کو بڑا ناز ہے - اور بتایا جاتا ہے - کہ یہ اصول سوامی دیانند جی مہاراج بانی آریہ سماج کے وضع فرمائے ہوئے ہیں - مگر ناظرین حیران ہونگے - اور ممکن ہے آریہ صاحبان بھی یہ معلوم کر کے نہایت متعجب ہوں کہ ان "نیموں" (اصول) کو سوامی جی مہاراج نے وضع نہیں فرمایا - بلکہ لالہ لاجپت رائے صاحب کے نزدیک ان اصول کے بنانیوالے سنسکرت سے بے علم اور مذہبی زندگی سے خالی تھے - چنانچہ لالہ جی پرکاش کے رشی نمبر مطبوعہ ۳۰ر اکتوبر میں لکھتے ہیں :-

"پنجاب میں آریہ سماج ۱۸۷۷ء میں قائم ہوئی - آریہ سماج کے موجودہ نیم (اصول) لاہور بنائے گئے - ان اصولوں کو موجودہ شکل دینے میں ان آدمیوں کا ہاتھ تھا - جو سنسکرت کی فضیلت و مذہبی زندگی کے نقطۂ خیال سے محض صفر تھے"

اس سے بھی عجیب بات لالہ صاحب یہ بیان فرماتے ہیں کہ آریہ سماج کو جو کچھ بھی پچھلے زمانہ میں ترقی حاصل ہوئی - "اسوقت آریہ سماج کی ترقی میں ایسے لوگوں کا بھی ہاتھ تھا - جو آریہ سماج کے مذہبی عقیدہ کے قائل نہ تھے"

اس مضمون کو شائع ہوئے بہت دن گذر گئے ہیں مگر آریہ اخبارات نے اسپر کوئی نوٹس نہیں لیا - کیا اس سے ظاہر نہیں ہوتا - کہ وہ ان باتوں کو درست مانتے ہیں جب یہ باتیں ٹھیک ہیں - تو پھر کیا آریہ سماج کی مذہبی ہستی باطل نہیں ہو جاتی ÷

کیا جس مذہب کے اصول کے واضعین مذہبی لوگ نہ ہوں - اور جس کے پیرو اور ترقی دینے والے خود اس کے سب یا بعض اصول کے منکر ہوں - وہ مذہب بھی کوئی حقیقت رکھتا ہے -

اس قسم کی باتیں ظاہر ہو کر آریہ سماج کی ہلی ہوئی بنیاد کو اور زیادہ ہلا رہی ہیں - اور لوگوں کی نظر سے آریہ سماج کی قدر و قیمت ...

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(۴ نومبر ۱۹۳۱ء)

حضرت مہدی موعود کے وقت کا آخری جلسہ فرمایا۔ اب جس قدر لوگ مسجد اقصیٰ میں جمعہ کے دن سائبانوں کے نیچے ہوتے ہیں۔ حضرت صاحب کے وقت کے آخری جلسہ میں اس سے نصف جگہ میں بیٹھے تھے۔ جن کی تعداد کم و بیش ایک ہزار تھی اس وقت کہا گیا تھا کہ اب کے بہت زیادہ لوگ آئے ہیں۔ اب تو جمعہ کے دن بھی ایک ہزار کے قریب لوگ ہوتے ہیں۔

سرکاری فوج میں بھرتی ہونا ایک صاحب نے عرض کیا کہ ایک مخالف نے اعتراض کیا تھا۔ کہ کیا تم مصطفےٰ کمال پاشا کی فوجوں سے لڑنے کے لئے بھرتی ہونا جائز سمجھتے ہو فرمایا ہم کیوں نہیں جائز سمجھتے۔ اگر ہمارے لئے گورنمنٹ کے فوائد ان سے لڑنے میں ہوں تو ہم بھرتی ہوں گے۔ ہاں اگر ہمارے نزدیک گورنمنٹ کمالیوں سے اس لئے لڑیگی کہ اسلام کو تباہ کیا جائے۔ تو پھر ہم بھرتی نہیں ہوں گے کوئی زبردستی بھرتی تو نہیں ہے۔

خلافت اور سلطنت انہی صاحب نے عرض کیا کہ کیا خلیفہ کے لئے سلطنت ضروری ہے۔ فرمایا خلافت کے معنے ایک بادشاہت کے ہیں۔ اور ایک نیابت کے۔ اور جو جس کا خلیفہ ہوگا وہ اسی بات میں ہوگا۔ جو اس کے اصل میں ہوگی آنحضرت صلعم کی بعثت کی غرض بھی روحانی اصلاح تھی۔ اور خلیفہ عربی کے لحاظ سے بادشاہ کو بھی کہنا درست ہے۔ ہر ایک سلطان بھی خلیفہ ہے۔ ہاں مسلمانوں نے اسکو خاص کرلیا ہے۔

(۶ نومبر ۱۹۳۱ء بعد نماز ظہر)

احمدی جماعت میں مذہبی اکسپرٹ سید دلاور شاہ صاحب سکرٹری تبلیغ لاہور نے عرض کیا کہ منشی خادم حسین صاحب بھیروی آجکل لاہور میں مقیم ہیں۔ چونکہ اس دفعہ شیعہ سنیوں میں چل گئی ہے۔ اس لئے شیعوں کے بعض سوالات کے جواب میں سنیوں کو کچھ حوالوں کی ضرورت تھی وہ مجھ سے لینے آتے تھے ان کو منشی صاحب سے ملا دیا ہے۔ اور منشی صاحب نے قلمی مدد دینے کا وعدہ کیا ہے۔ فرمایا یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ ہر میدان کے مرد ہمارے پاس ہیں۔ شیعوں کے مقابلہ کے لئے احمدیوں میں موجود ہیں۔ آریوں کے مقابلہ کے لئے احمدیوں کے پاس ہیں۔ عیسائیوں کے مقابلہ کے لئے احمدیوں میں ہیں۔ فرمایا ہمارے مخالف کیوں غور نہیں کرتے۔ کہ جس قدر اسلام کے پہلوان ہیں۔ وہ احمدیوں کے پاس ہیں۔ کیا ان سب اسلامی پہلوانوں نے نعوذ باللہ دجال ہی کے ہاتھ پر بیعت کرنی تھی۔ ہر مذہب کے واقفوں کے احمدیوں میں ہونے سے دو نتیجے نکلتے ہیں۔ جن سے غیر احمدیوں کو سبق لینا چاہئے۔ اول یہ کہ اسلام کے جس قدر پہلوان ہیں انہوں نے جس کو مانا ہے وہ دجال نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اپنے دعویٰ مسیح موعود میں سچا ہے۔ دوسرے یہ کہ اگر اسے دجال ہی کہینگے۔ تو ان کو یہ بھی ماننا ہوگا کہ مسلمانوں میں سے جس شخص کو بھی واقفیت اور علم حاصل ہوتا ہے اور جس میں عقل ہوتی ہے وہ اسلام سے بیزار ہو جاتا ہے۔ اور نعوذ باللہ دجال کا پیرو بن جاتا ہے۔

اسلام میں جدید تاریخی تحقیق فرمایا ہمارے ہاں تاریخ اسلام کا اکسپرٹ اب تک کوئی پیدا نہیں ہوا۔ عام طور پر دنیا میں ایک شخص ایک ہی پہلو کو دیکھتا ہے۔ لیکن بعض کو خدا تعالیٰ سب پہلوؤں کے متعلق خاص علم دیتا ہے۔ یہی اسلام میں فتنوں کے آغاز کے متعلق جو ہمیں خدائی سمجھایا وہ پہلے کسی کی سمجھ میں نہ آیا۔ حتیٰ کہ حضرت شاہ ولی اللہ جیسا انسان بھی صحابہ کی بریت ثابت نہ کر سکا۔

(۶ نومبر ۱۹۳۱ء بعد نماز عصر)

تعویذ ڈاک پیش ہوئی ایک صاحب نے لکھا کہ میری لئے تعویذ تجویز فرمائیں۔ فرمایا میں تعویذ کو جائز سمجھتا ہوں مگر اعلیٰ چیز نہیں سمجھتا۔

(۷ نومبر ۱۹۳۱ء بعد نماز ظہر)

افریقہ میں احمدیت فرمایا افریقہ سے جو تازہ خط آیا ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ وہاں بہت اچھی حالت ہے۔ اسی کافر یا عیسائی مسلمان ہوئے ہیں۔ یہ علاوہ ان لوگوں کے ہیں جو مسلمانوں میں سے سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ ان احمدی ہونے والوں میں سے ایک کے پاس جس کا نام عیسیٰ ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کی ایک چٹھی بھی ملی ہے جس میں عجیب بات ہے۔ کہ مولوی صاحب کے دستخط کے ساتھ "امیر المومنین" کا اضافہ کیا گیا ہے۔ ماسٹر (عبدالرحیم نیر) صاحب نے اسکو بلوایا جب وہ ملنے کے لئے آیا۔ اور اس کی کشتی کنارے لگی تو دیکھا گیا کہ وہ بیٹھا ہے اور اس کے باڈی گارڈ کے لوگ اس کے گرد ناچ رہے تھے۔

فرمایا لیگوس والوں کے خطوط سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں حالت بہت اچھی ہے۔ ان کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں ساڑھے تین ہزار روپیہ چندہ جمع ہوا۔ اور چندے بھی چھوٹے چھوٹے نہیں کم سے کم جو رقم ہے وہ ۵ ہے اور زیادہ سے زیادہ سوا تین سو روپیہ میدان بہت وسیع معلوم ہوتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے۔ تو شاید لاکھوں کی جماعت تیار ہو جائے۔

ہمارے مبلغوں کا رویہ فرمایا ایک بات جس کے متعلق میرا دل چاہتا ہے۔ کہ اس طرح ہو اور افریقہ میں اسی بنیاد پر کام ہو رہا ہے۔ [illegible] ہے کہ مبلغ جائیں مگر مشنریوں کی طرح نہ جائیں۔ بلکہ ان کا طریق صحابہ اور حواریوں کا سا ہو اور ان کی حیثیت ایسی ہو جیسے باپ بیٹے سے بغلگیر ہونے کے لئے جاتا ہے۔ اور اپنے رویہ سے ظاہر کرے کہ یہ اس کی کھوئی ہوئی بھیڑیں ہیں۔ جن کی حفاظت کیلئے وہ آیا ہے۔ وہ اپنے افعال سے بتائے کہ وہ ان پر اپنی حکومت کو تسلیم شدہ سمجھتا ہے۔ اور ساتھ ہی وہ سمجھے اور یقین کرے کہ وہ خدا کا پیغام لایا ہے۔ جسکا ماننا ان کا فرض ہے۔ میں نے دیکھا کہ ماسٹر (عبدالرحیم) صاحب میں یہ رنگ ہے۔ وہ جہاں جاتے ہیں اپنے آپ کو ان لوگوں سے الگ اور منفرد نہیں ظاہر کرتے بلکہ ان لوگوں کو محسوس کرا دیتے ہیں۔ کہ وہ ان کے خیرخواہ ہیں۔ ان سے جھگڑنے کے لئے نہیں آئے بلکہ ان کے فائدہ کے لئے آئے ہیں۔ لوگوں کو چاہئے کہ ان کی اس بات کی قدر کریں۔ مثلاً وہ کسی شخص کو خط لکھ دیتے ہیں۔ کہ ہم عرصہ سے یہاں آئے ہوئے ہیں مگر افسوس ہے کہ آپ اب تک نہیں ملے۔ اس طرح وہ شخص ملنے کے لئے آجاتا ہے۔ اور تعلق پیدا ہو جاتا ہے

مگر اس اظہار کی لفظوں میں اس قدر ضرورت نہیں جس قدر افعال و حرکات سے یہ ظاہر ہونا چاہیئے۔ وہ یہ نہ کہے کہ میں ایک فرض ادا کر رہا ہوں۔ اس میں میرا کیا دخل ہے۔ اس طرح اس کی تمام بات کاز ور ٹوٹ جاتا ہے بلکہ اسکا یہ رنگ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ خدا کے مامور کے خلیفہ کا پیامبر ہے۔ اور اب لوگوں کو اس کی بات ماننے میں کیا شک و شبہ ہو سکتا ہے۔

چوڑھوں میں تبلیغ فرمایا ابھی تک چوڑھوں وغیرہ کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔ ان کے لئے خاص مبلغوں کی ضرورت ہے۔ یہ بھی ایک عجیب ہے کہ جو ایمان کے بعد بھی رہتا ہے۔ کہ ایسی قوموں سے نفرت کیجاتی ہے خواہ لفظاً نہو۔ بلکہ عملاً ہی ہو۔

فرمایا یہ قومیں اگر اٹھائی جائیں تو ایک بہت بڑا کام ہوگا۔ جسکا کہ غیروں پر بھی اثر ہوگا۔ چوڑھوں کے مبلغ بھی علیحدہ ہونے چاہئیں۔ جس طرح عیسائیوں نے چوڑھوں کے لئے الگ پادری رکھے ہوئے ہیں۔

(۹ر نومبر ۱۹۲۱ء بعد نماز عصر)

پیغامیوں کے متعلق ایک رویا فرمایا میں نے رویا دیکھی ہے جس کا مضمون تو بہت تھا۔ مگر اس میں سے یاد صرف تھوڑا سا رہ گیا ہے۔ میں نے دو پیغامیوں کو دیکھا۔ بحث ایسی معلوم ہوتی ہے۔ کہ جس میں گویا وہ مجھ پر الزام لگاتے ہیں۔ کہ میں حضرت اقدس کے درجہ کو بڑھاتا ہوں میں نے ان کو کہا۔ کہ اس کا فیصلہ تو بہت آسان ہے کہ وہ قسم کھا کر یا تو یہ اعلان کر دیں کہ (۱) وہ حضرت صاحب کو ظلی بروزی نبی نہیں سمجھتے (۲) یا قسمیہ یہ اعلان کر دیں کہ میں حضرت صاحب کو ظلی بروزی نبی سے بڑھکر سمجھتا ہوں۔

فرمایا میری ایک پرانی کاپی ملی ہے اس میں میرا یہ الہام درج ہے۔ ان فرعون وھامان وجنودھما کانوا خاطئین۔ اسکے ساتھ وہ رویا بھی درج ہے۔ جس کی بنا پر میں نے انصار اللہ کی جماعت بنائی تھی۔

ہر ایک شخص کا اپنے فن سے کام ڈاک میں ایک امریکن کا خط پیش ہوا جس نے ایک درخواست کی تھی۔ کہ آپ کے پاس تو ہر ملک سے خط آتے ہیں۔ آپ اپنی ڈاک میں سے مختلف ممالک کے ٹکٹ بھیج دیں۔

فرمایا ہر شخص اپنے کام کے متعلق ہی بات سوچتا ہے۔ اسکو جب معلوم ہوا تو اس نے دین کے متعلق تو کوئی بات نہیں پوچھی اور اپنے کام کی بات کے متعلق لکھا۔

ان مظالم کو پیش کیا جائے جو حضرت صاحب پر کئے گئے پروگرام جلسہ سالانہ پیش کیا گیا۔ جس میں حضور نے ترمیم و اصلاح فرمائی اور اسی کے ذکر میں فرمایا۔ حضرت صاحب پر مخالفین کی طرف سے جو مظالم ہوئے ہیں۔ ہمارے مصنف اور واعظ اور اخبار نویس ان کو چھپاتے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک ایسی چیز ہے۔ جس کو بیان کرنے کی ضرورت ہے کرید کرید کر دکھایا جائے۔ کہ حضرت صاحب نے دنیا کو نجات دلانے کے لئے کن کن چیزوں کو قربان کیا۔ اور کس کس طرح تکلیفیں اٹھائیں۔ حضرت مسیح ناصری کا واقعہ صلیب ایک دردناک واقعہ ہے۔ اور حضرت امام حسین کا واقعہ کربلا بھی نہایت دردناک واقعہ ہے۔ لیکن حضرت مسیح کے واقعہ صلیب نے تو قریباً آدھی دنیا کو اپنی طرف کھینچ لیا ہے۔ اور مسلمانوں میں واقعہ شہادت نے باوجود اس قدر دلائل ہونے کے جو کیفیت پیدا کی ہے۔ ظاہر ہے لیکن اس کے مقابلہ میں جو شخص کہتا ہے۔ سو

کربلا ئیست سیر ہر آنم صد حسین است در گریبانم

اس کے متعلق دکھایا جائے۔ کہ کس طرح ہر ایک لحہ میں دنیا کی بھلائی کے لئے قربانیاں کرتا تھا۔

آج سے کچھ عرصہ بعد ان دلائل سے وہ اثر پیدا نہیں ہوگا۔ جو اب ان واقعات اور ان مظالم کو دکھانے سے ہوگا۔ جو حضرت صاحبؑ پر کئے گئے۔ یہ خیال کہ مخالف ان باتوں پر ہنسینگے۔ بہت ادنی خیال ہے۔ کیونکہ مخالف کی ہنسی اور خوشی محدود وقت کے لئے ہوتی ہے۔ مگر جب آئندہ دنیا ان واقعات کو سنیگی ان سے ہدایت پائیگی تو نعوذ باللہ کے ہم تو معاذ اللہ کے اس اخبار کو چھپاتے پھرینگے جس میں اس نے ہنسی کی ہوگی۔

ہمارے اخباروں کو ان واقعات سے بھرے ہوئے ہونا چاہیئے۔ اور ان مظالم کو ہرگز چھپانے کی کوشش نہیں کرنا چاہیئے جو حضرت صاحب پر یا جماعت کے افراد پر مخالفوں کی طرف سے ہوئے یا ہو رہے ہیں۔

حکیم خلیل احمد صاحب پر مدراس میں جو حملہ کیا گیا اور ان کا سر زخمی کر دیا گیا۔ میں نے اس واقعہ کو اخبار میں چھپوا دیا اگرچہ مجھے کہا گیا۔ کہ اس سے جماعت کی بدنامی ہوگی۔ اور جب یہ واقعہ شائع ہوا تو باہر سے بھی چند شخصوں کے خط اسی قسم کے آئے۔ مگر یہی بات ہے۔ جو آئندہ دنیا کے لئے ہدایت کا موجب ہوگی۔ اگر ان مصائب اور تکالیف اور مظالم کو چھپایا جائے جو حضرت صاحب اور آپ کے ماننے والوں پر کئے گئے تو دنیا کے لئے محض دلائل موجب ہدایت نہ ہوں گے۔ کیونکہ دنیا یہ دیکھا کرتی ہے کہ اس شخص نے ہمارے لئے کیا کیا۔ اور کن تکالیف میں اس نے ہماری بہتری کے لئے جد و جہد کی۔

حضرت مسیح نے واقعہ صلیب کے قریب اپنے دعویٰ کو سمجھا مخالفین کے اعتراضات مثلاً یہ کہ حضرت اقدس ۱۱ سال تک اپنے دعوے کو نہ سمجھ سکے کے ذکر میں فرمایا کہ اگر تاریخ کو دیکھا جائے۔ تو قریباً تمام نبیوں کے متعلق یہی حالت معلوم ہوگی۔ اور فرمایا کہ مسیح کے متعلق تو انجیل سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ تین سال تک نہیں سمجھے۔ بلکہ واقعہ صلیب کے وقت معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے دعویٰ مسیحیت کو سمجھے ہیں۔ حضرت مسیح نے اپنے تمام شاگردوں سے ایک ایک کر کے پوچھا کہ میں کون ہوں تو کسی نے کچھ کہا کسی نے کچھ۔ مگر جب پطرس سے پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ تو خدا کا بیٹا ہے۔ مسیح نے کہا کہ ہاں تو نے مجھکو سمجھا ہے۔ اور تجھ پر میرے دین کی بنیاد رکھی جائیگی۔ یعنی تو میرے دین کے لئے بنیادی پتھر ہوگا

خدا کا بیٹا ہونا ایک اصطلاح تھی جو زرتشتیوں میں رائج تھی اور وہ عزرائیل کو جو عذاب کا فرشتہ تھا۔ اسی خطاب سے مخاطب کرتے تھے۔ چونکہ مسیح کے لئے نوشتوں میں لکھا تھا کہ اس کی آمد پر بنی اسرائیل کی سلطنت ضائع ہو جائیگی۔ اس لئے جب پطرس نے خدا کا بیٹا کہا تو دوسرے لفظوں میں گویا مسیح کی مسیحیت کا اظہار کیا۔ اور اسی واقعہ سے پطرس کا نام پیڑا یا پتھر رکھا گیا۔ ورنہ پہلے اس کا نام سائمن تھا۔

جوازِ سود کے مُدعی کا

(نمبر ۵)

قرآن کریم اور سُود

مصنف صاحب رسالہ سُود نے قرآن کریم سے سود جائز ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہوئے آیت یاایھا الذین اٰمنوا لا تاکلوا الربوٰا اضعافاً مضاعفۃ کے متعلق لکھا ہے۔ کہ صرف وہی سود جو بڑھ چڑھ کر ہو۔ اور دگنا اور تگنا ہو وہ منع ہے ؛

اس آیۃ کے صحیح معنے بیان کرنے سے پہلے میں پوچھتا ہوں ۔ اگر بڑھ چڑھ کر سود لینے کی ہی یہاں سے ممانعت ثابت ہے۔ تو آیتہ ذروا ما بقی من الربوٰا کہ جو کچھ بھی سود سے باقی رہ گیا ہے۔ اُسے چھوڑ دو اور اسکو ترک کر دو۔ اس کا کیا مطلب ہوُا ۔ ما کا لفظ جو عمومیت پر مشتمل ہے۔ صاف بتلاتا ہے۔ کہ جو کچھ بھی سود سے ان ہے۔ اسکو چھوڑ دو۔ پھر اللہ تعالیٰ کا یہ کہنا کہ لکم رؤس اموالکم۔ اور بھی زیادہ واضح کر دیتا ہے کہ اے مومنو! تمہارے لئے صرف تمہارے اصلی مال جائز ہیں۔ اور تم اپنے راس المال کے ہی مالک ہو۔ سود نہ خفیف نہ زیادہ کسی قسم کا لینا جائز نہیں۔ سو اس بیّن اور صریح آیۃ کے ہوتے ہوئے معلوم نہیں۔ مصنف صاحب نے کس طرح اس آیت کے غلط معنے کرنے کی جرأت کی :

پھر میں پوچھتا ہوں ۔ اگر اس آیت سے یہی نکلتا ہے کہ وہ سُود جو بہت کم مقدار اور خفیف شرح میں ہے۔ لینا جائز ہے۔ تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی کو جو کہ ردّی کھجور کے دو صاع دیکر ایک عمدہ خرما کا صاع لے آیا تھا۔ کیوں فرمایا کہ ذالک عین الربوا یہ تو عین سُود ہے۔ دراصل بات یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں، ان کی اس حالت کو جو یہ تھی کہ سود دُگنا اور تگنا کھاتے تھے۔ مدنظر رکھتے ہوئے انکو مخاطب کیا کہ تم جو سود بڑھ بڑھ کے لیا کرتے تھے۔ یہ نہ لو ورنہ اس سے یہ مراد نہیں۔ کہ بڑھ چڑھ کر نہ لو۔ اور تھوڑا تھوڑا لے لیا کرو۔ چنانچہ امام رازی اپنی تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۷۲ میں اس کے معنے اس طرح کہتے ہیں۔ کہ ھذہ الاٰیۃ لیس لتقیید النھی بہٖ بل لمراعاۃ ما کانوا علیہ من العادۃ توبیخاً بذالک۔ یعنی اس آیت میں صرف نہی کو اس قسم کے سود سے ہی مقید نہیں کیا گیا۔ بلکہ یہاں فقط ان لوگوں کو ملحوظ رکھ کر جو وہ عام طور پر سود بڑھ چڑھ کر لیتے تھے۔ کہا کہ یہ نہ لو ؛

اب میں اس آیت کی طرف آتا ہوں۔ جس سے مصنف صاحب تجارتی سود کا جواز نکالتے ہیں۔ اور تجارتی سود کے جواز کے لئے اس کو معرکۃ الآراء آیت سمجھتے ہیں۔ جو یہ ہے کہ یاایھا الذین اٰمنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم ولا تقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم رحیماً الخ

اس آیت میں .. .. .. دو لفظوں کی طرف آپ نے بڑی توجہ دلائی ہے۔ ایک لفظ الا کی طرف اور دوسرے عن تراض کی طرف ۔ آپ الا کی دو صورتیں پیش کرتے ہیں کہ یا تو الا استثناء منقطع ہو گا یا متصل منقطع ہونے کی حالت میں اسکے یہ معنے کرتے ہیں کہ اے مومنو! آپس میں ایک دوسرے کے مال باطل کے ساتھ نہ کھاؤ۔ بلکہ باہمی رضامندی سے تجارت کرو اور اپنے آپ کو ہلاک مت کرو۔ دوسری صورت میں جس کو کہ وہ اپنے مدعا کے اثبات کے لئے دلیل بناتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ استثنا منقطع نہیں۔ بلکہ متصل ہے۔ اور امام رازی کی تفسیر کبیر سے حسب ذیل عبارت نقل کرتے ہیں کہ والثانی ان من الناس من قال الا استثناء متصل واضمر شیئاً فقال التقدیر لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل وان تراضیتم کالربوا وغیرہ الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم۔ یہ الفاظ پورے کے پورے نقل تو کئے گئے ہیں۔ مگر معنے یہ کرتے ہیں کہ اے مسلمانو! اپنے مالوں کو آپس میں باطل طریقہ (یعنی ربوا وغیرہ) سے مت کھاؤ۔ اگرچہ تم باہم اس پر رضامند ہو۔ البتہ باطل طریقہ (یعنے سود وغیرہ) سے اپنے مالوں کو تجارت کے ساتھ کھالو تو جائز ہے ؛

معلوم ہوتا ہے کہ معنے کرتے وقت ان کا خیال بجائے اس کے کہ الفاظ کی طرف ہوتا۔ اس خواہش کی طرف جو تجارتی سود کے جواز کے متعلق دماغ میں مرکوز تھی۔ چلا گیا ہے۔ کیونکہ ان معنوں میں اور اصل عربی عبارت عبارت بڑا فرق ہے۔ اصل معنے بتانے سے پہلے میں ان پر یہ جرح کرتا ہوں ۔ کہ اگر بفرض محال اس عبارت کے یہی معنے تسلیم کر لئے جائیں ۔ تو اس صورت میں الا سے پہلے کی عبارت اور بعد کی عبارت میں فرق کیا رہا ۔ کیونکہ الا سے پہلے الفاظ کا تو یہ مفہوم ہے کہ اپنے مال کسی ایسے طریقہ سے جیسے کہ سُود، ڈاکہ چوری وغیرہ پائی جائے نہ کھاؤ۔ اور الا کے بعد کے الفاظ سے ان کے ترجمے کے لحاظ سے یہ معنے بنتے ہیں کہ ہاں باطل طریقہ سے یعنی سود۔ چوری ۔ ڈاکہ وغیرہ کے مال کو تجارت میں کھانا جائز ہے۔ حالانکہ علت تو وہی یہاں بھی پائی گئی۔ جو پہلے الفاظ میں بیان ہوئی ہے پھر یہ کس طرح جائز ہو گیا۔ سو یہ جو معنے امام رازی کی عبارت کے انھوں نے کئے ہیں۔ بالکل غلط ہیں۔ اور خواہ مخواہ امام رازی جیسے عظیم الشان آدمی کی طرف ایسے الٹ اور فاسد معنے منسوب کئے ہیں۔ کیونکہ ہر ایک عام فہم انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ کس طرح صحیح ہو سکتا ہے کہ اے مسلمانو! سود اور ڈاکہ اور چوری کے مال کو بالکل اور کسی صورت میں نہ کھایا کرو۔ ہاں تجارت میں تجارت کرتے وقت سُود لے کر کھا لیا کرو ؛

پھر دوسرا لفظ جس کو انھوں نے اہم قرار دیا ہے وہ عن تراض ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ اگر صرف تجارت ہی سے مال کمایا ہوا کھانا جائز ہے۔ تو اس صورت میں عن تراض (یعنی باہمی رضامندی سے) کے کہنے کی کیا ضرورت تھی ۔ مگر یہ لفظ اپنے اندر بڑی بھاری حکمت رکھتا تھا۔ اور سود ڈاکہ اور چوری کے ذریعہ جو مال آئے۔ اسکو کھانے کی وجہ اور صرف تجارت کے ذریعہ آنے والے مال کے کھانے کی وجہ بتلایا ہے۔ کہ اگر کوئی آدمی [illegible] کسی سے قرضہ لیتا ہے

تو وہ ہرگز ہرگز اس سے راضی نہ ہوگا۔ بلکہ مجبوراً اور کمال ناپسندیدگی سے جبکہ وہ دیکھیگا کہ مجھکو بغیر سُود کے قرضہ ملتا نہیں دے لیگا۔ تجارت کے متعلق عن تراض کا لفظ رکھ کر اس کی وجہ بیان کر دی ہے کہ چونکہ اس طرح کے کھانے میں اپنی پسندیدگی پائی جاتی ہے۔ اسلئے بے شک کھالیا کرو۔ اور عن علت کے لئے آنا جیسے اوضح المسالک کے صفحہ ۱ میں اور قرآن شریف میں بھی استعمال ہوا ہے کہ وما نحن بتارکی الھتنا عن قولک۔ تو اس ساری آیت کے یہ معنی ہوئے۔ کہ اے مسلمانو! آپس میں وہ مال جو سُود کے اور چوری وغیرہ کے ہوں نہ کھاؤ۔ مگر کوئی مال کھاؤ۔ وہ جو تجارت کے ذریعہ آئیں۔ کیونکہ اس میں حقیقی طور پر ایک دوسرے کی رضامندی ہوتی ہے

(ظہور حسین خاں ر)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا مذہب

دربارہ نبوت مسیح موعودؑ

مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام نے اپنی دو ورقی میں ایک حوالہ سے (جو مولوی شبلی صاحب کی ملاقات کے متعلق ہے) یہ غلط فہمی پھیلانی چاہی ہے۔ کہ حضرت مفتی صاحب ایسے اخص صحابہ حضرت مسیح موعود کی نبوت کے قائل نہ تھے۔ حالانکہ مخالفین کو قائل کرنے کے کئی طریق ہوتے ہیں۔ حضرت مفتی صاحب نے شبلی نعمانی کے ساتھ ایسے طرز پر کلام کیا کہ ان کا اعتراض نبوت کے متعلق اٹھ گیا۔ آپ نے نعمانی صاحب کے ذہن نشین یہ امر کرنا تھا کہ نبوت کی جو تعریف عام اہل اسلام کے خیال میں ہے۔ اس کے رو سے آپ نبی نہیں۔ بلکہ ان معنوں میں نبی ہیں۔ جو خدا اور اس کے رسول کی اصطلاح ہے۔ اور لغت میں بھی یہی معنے پائے جاتے ہیں۔ یعنے خدا سے غیب کی خبریں پانے والا اور لوگوں کو خدا کا پیغام پہنچانے والا۔ اور اس میں کیا شک ہے۔ کہ ہم بھی جب مسیح موعود کے متعلق کہتے ہیں۔ کہ وہ نبی ہیں۔ تو اس کے یہی معنے ہمارے ذہن میں ہوتے ہیں۔ ولعنۃ اللہ علی من اراد فوق ذالک شیئاً۔ تاہم مفتی صاحب کی یہ عبارت تو ۱۹۱۰ء کی ہے۔ میں ان دنوں کا ایک حوالہ پیش کرتا ہوں۔ جب حضرت اقدس زندہ موجود تھے۔ اور ہر عقیدہ فاسدہ کی اصلاح بنفس نفیس فرما سکتے تھے۔ ملاحظہ ہو:۔

بدر جلد ۷ نمبر ۱ ۹ جنوری ۱۹۰۸ء کالم ۲ و ۳ بعنوان قدرت خداوندی کا ایک عجیب نظارہ

"۲۶ دسمبر صبح کو حضرت اقدس باہر سیر کے واسطے تشریف لے چلے۔ احباب جوق درجوق ساتھ ہوئے ...... ایک دیہاتی دوسرے کو کہہ رہا تھا کہ اس بھیڑ میں سے زور کے ساتھ اندر جا اور زیارت کر۔ اور ایسے موقع پر بدن کی بوٹیاں بھی اڑ جائیں تو پروا نہ کر۔ ایک صاحب بولے۔ کہ لوگوں کو بہت تکلیف ہے۔ اور خود حضرت ایسے گرد و غبار میں اتنے عرصہ سے تکلیف کے ساتھ کھڑے ہیں۔ میں نے کہا لوگ بیچارے سچے ہیں۔ کیا کریں۔ تیرہ سو سال کے بعد ایک نبی کا چہرہ دنیا میں نظر آیا ہے۔ پروانے نہیں تو کیا کریں۔"

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ حضرت مفتی صاحب کا عقیدہ یہ تھا کہ حضرت مسیح موعود نبی ہیں۔ اور نبی بھی ایسے کہ ان معنوں میں کوئی نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد تیرہ سو سال تک نہیں ہوا۔ کیا اس حوالہ کو پڑھ کر ذرا بھی شبہ رہ سکتا ہے۔ کہ حضرت مفتی صاحب سیدنا مسیح موعود کی نبوت محدثین والی نبوت سمجھتے تھے۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ آپ نے فرمایا کہ تیرہ سو سال میں کوئی نبی نہیں ہوا۔ سوا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے۔ میں امید کرتا ہوں کہ مولوی محمد علی صاحب آئندہ قدسی نفس پاک صحابہ مسیح موعود کے بارے میں کوئی غلط فہمی پھیلانے کی کوشش ناکام و سعی نافرجام نہ فرمائینگے۔

نیازمند قدیم اکمل

امریکہ کے ایک معزز اخبار میں

اسلامی مبلغ کا ذکر

ٹولیڈو (امریکہ) کے ایک معزز اخبار میں جناب مفتی محمد صادق صاحب کے وہاں جانے پر جو مضمون لکھا گیا۔ اس کا ترجمہ احباب کی واقفیت کے لئے درج ذیل ہے

اخبار مذکور لکھتا ہے۔

ٹولیڈو کے بازاروں میں اگر تم کسی قابل تعظیم جنٹلمین سے ملو تو آداب بجا لاؤ۔ یہی وہ صاحب ہیں جن کا نام ڈاکٹر مفتی محمد صادق ہندی۔ بیچلر آو فلالوجی (ماہر السنہ) ایف۔ پی۔ سی۔ ایف۔ بی۔ اے۔ کرامنگس۔ ڈی۔ ایل۔ ایل۔ ٹی۔ اے۔ ایس۔ پی۔ ایم۔ آر۔ اے۔ ایس ہے۔

آپ اسلامی مبلغ ہیں۔ اسلام اور مشرقی مضامین پر لیکچر دیتے ہیں۔ ٹولیڈو میں آپ مسلمین کی زیارت کے لئے تشریف فرما ہوئے ہیں۔ آپ کے خطابات ابھی اس سے بھی زیادہ ہیں۔ مگر بات یہ ہے۔ کہ جب عملی طور پر آدمی کسی کے نام کے بعد ہجے کے سارے حروف لکھے بیٹھے تو ایک دفعہ سارے خطابات کا اندراج موزوں نہیں معلوم ہوتا ہے۔

ٹولیڈو میں قریباً پچاس مسلمان ہیں۔ ہمارے فاضل ڈاکٹر صاحب ان کے مہمان ہیں۔ آپ آر۔ ویسن صاحب کے دولت خانہ نمبر ۲۶۰ واقع ایلم سٹریٹ میں قیام پذیر ہیں۔ ان صاحب کا ایک عمدہ ہوٹل نمبر ۵۲۹ چیری سٹریٹ میں واقع ہے۔ ڈاکٹر محمد صادق صاحب کے ملاقاتی کارڈ پر عربی زبان میں اسلامی کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ دکھائی دیتا ہے۔ نیچے انگریزی میں اس کا ترجمہ ہے۔

دین اسلام کی تعلیم جس کا خاکہ مختصر طور پر اس نامی گرامی مسلمان نے کھینچا ہے۔ حسب ذیل ہے۔

" ایک خدا کی عبادت کرو۔ اس کے سوا اور کسی کو معبود نہ ٹھہراؤ۔ خدا اور اس کی مخلوق سے پیار کرو۔ سب سے ہمدردی اور سب پر مہربانی کرو۔ تمام ادیان کے انبیاء کا اکرام کرو۔ سب انسان خدا کے بیٹے ہیں

رنگت یا ملک کی وجہ سے کوئی امتیاز نہیں ہونا چاہیئے۔ قرآن مجید خدا کی مقدس کتاب ہے۔ جو تمام انسانوں کو ایک کرنے کے لئے آئی ہے۔ محمد صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم آقا نبی (خاتم النبیین) ہیں"۔ اللہ اکبر

ڈاکٹر محمد صادق صاحب نے فرمایا۔ کہ ہم نہایت ہی اعلیٰ معنوں میں موحد ہیں۔ کیا معنی۔ ہم نہ تثلیث کو مانتے ہیں۔ نہ خدا کے بیٹے کو۔ بجز اس بات کے کہ سب ہی خدا کے بیٹے ہیں۔ ہم ایک آنے والی زندگی پر ایمان رکھتے ہیں۔ نیز ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ کسی روح کو فنا نہیں۔ مگر مسئلہ تناسخ کو ہم نہیں مانتے

ڈاکٹر محمد صادق صاحب نے بیان کیا کہ اضلاع متحدہ امریکہ میں از روئے قیاس قریب بچاس ہزار کے مسلمان ہوں گے۔ ہندوستان میں ۷ کروڑ مسلمان بمقابلہ ۲۰ کروڑ ہندوؤں کے ہیں۔ امریکہ میں سب سے پہلا کلیسا (مسجد) تکمیل کے قریب ہے۔ یہ قصبہ ڈیٹرائیٹ میں واقع ہے جو ڈاکٹر مذکور کا صدر مقام ہے۔ اس مسجد پر پچیس ہزار پونڈ لاگت آئیگی۔ ڈاکٹر صادق سات آٹھ زبانوں میں تقریر اور تحریر کر سکتے ہیں۔ الیف۔ ایم۔ کرامیٹکس (علم الالوان کا عالم) کی ڈگری ان کو لندن کے رنگوں کے کالج سے ملی ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ ڈگری یافتہ رنگوں کی تشخیص کر سکتا ہے۔ شخصیت پر رنگوں کا اثر معلوم کر سکتا ہے۔ رنگ کے ذریعہ بیماروں کو چنگا کر سکتا ہے۔ اور خوابوں میں جو رنگ نظر آتے ہیں۔ انکی تعبیر جانتا ہے۔ ڈاکٹر صادق کا قول ہے۔ کہ سارے آدمی ایک ہی رنگ سے یکساں طریق پر متاثر نہیں ہوتے۔ ہر شخص کو چاہیئے کہ اپنے اپنے جداگانہ رنگ کو جاننے کی کوشش کرے۔

صریحی طور سے سبز رنگ وہ رنگ ہے جس کے ساتھ انکو خود سب سے بڑا تعلق ہے۔ کیونکہ اس رنگ کو وہ اپنی ہر دم حاضر پگڑی کے واسطے اپنی شوخ سے شوخ جھلک کے ساتھ پسند کرتے ہیں۔ یہ سبز پگڑی خلوت اور جلوت میں ہمیشہ ان کے ساتھ رہتی ہے۔

اس امر کا فیصلہ نہیں ہوا۔ کہ آیا ڈاکٹر صادق ٹولیڈو میں تقریر فرمائیں گے یا نہیں۔ ابھی ابھی ڈاکٹر موصوف نے ایک سہ ماہی رسالہ مفت اشاعت کرنے کے لئے جاری کیا ہے۔ اس کا نام ہے "دی مسلم سن رائیز" یعنی طلوع آفتاب اسلام۔ ڈاکٹر صادق جب ہندوستان میں تھے۔ تو وہاں کے عظیم الشان شاعر رابندرا ناتھ ٹیگور سے بنفس نفیس واقف تھے۔ یہ وہی مسٹر ٹیگور ہیں۔ جنہوں نے ایک دفعہ ٹولیڈو میں بھی تقریر کی تھی۔

ڈاکٹر صادق کو امریکہ میں آئے ہوئے برس سے کچھ ہی زیادہ عرصہ گزرا ہے۔ آپ انگریزی بخوبی بولتے ہیں۔ اس زبان کو انہوں نے دیگر السنہ (مشرقیہ) کے ہمراہ اپنے وطن کی یونیورسٹیوں میں سیکھا تھا۔ ان کے ہاتھ اتنے چھوٹے ہیں کہ ان سے زیادہ چھوٹے ہاتھ انسان کے وہم میں بھی نہیں آسکتے۔ ان کی ساری تراش خراش میں بلاشبہ ایک نفاست اور نزاکت ہے۔

وہ فخریہ بیان کرتے ہیں۔ کہ ان کی کوشش سے بہت سے امریکن مسلمان ہو گئے ہیں۔

اسلامی مبلغ فرقۂ احمدیہ کا قائم مقام ہے جو نسبتاً ایک نیا سلسلہ ہے۔ یہ سلسلہ تمام ادیان کے نبیوں کی عزت و احترام سکھلاتا ہے۔ ڈاکٹر صادق نے بیان کیا۔ کہ احمد النبی نے جن کا وصال ۱۹۰۸ء میں ہوا تھا۔ عالمگیر جنگ اور زار روس کی حالت زار کے متعلق پیشگوئی کی تھی۔

ڈاکٹر صادق ہر وقت ایک سبز عمامہ زیب سر رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اس ملک کا رواج یہ ہے کہ تعظیم کے لئے اپنی ٹوپی اتار لیتے ہیں۔ لیکن ہمارے ملک کا رواج یہ ہے۔ کہ مہمان کی تعظیم کے لئے پگڑی یا ٹوپی پہن لیتے ہیں۔

ڈاکٹر مذکور نے بیان کیا۔ کہ ڈیٹرائیٹ میں ہمارے پچاس مسلمان تمام نسلوں کے ہیں۔ یہ سب نو مسلم ہیں۔ یہ لوگ پہلے دیگر مذاہب میں تھے۔ مگر ہمارے مذہب میں آکر ان کو ایسا جامع دین ہاتھ آگیا ہے۔ جو جملہ ادیان عالم کو اپنے اندر جمع رکھتا ہے۔ اسلام میں کثیر الازدواجی کا جو رواج ہے۔ اسکی طرف اشارہ کرتے ہوئے ڈاکٹر صادق نے بیان کیا۔ کہ بہت سے عیسائی اس وقت بھی کثیر الازدواجی پر عمل پیرا تھے جبوقت شاہ جسٹنین نے اس کو ممنوع ٹھیرا دیا تھا۔ سینٹ آگسٹین نے قرار دیا تھا۔ کہ کثیر الازدواجی کوئی جرم نہیں ہے۔ بلکہ ملک کا جائز قانون ہے۔

تقریباً سب کے سب نبی جن پر عیسائی ایمان لاتے ہیں۔ ایک سے زیادہ بیویاں رکھتے تھے۔ پھر بھی خدا ان سے ایسا خوش تھا کہ ان کے ساتھ رو در رو کلام کرتا تھا۔ اور یہ وہ عزت ہے۔ جو اس زمانے میں کسی عیسائی کو نصیب نہیں ہوئی۔ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور دیگر انبیاء کے ذریعہ بے شمار قوانین اور احکام نازل کئے لیکن بیویوں کی کثرت کے خلاف ایک لفظ بھی نہ کہا۔ اس مسئلہ میں بائبل کے دلدادوں کے لئے کوئی چیز ہے جو غور و فکر کے قابل ہے ٭

مگر ڈاکٹر صادق کہتے ہیں کہ اس ملک میں میری تعلیم یہی ہے کہ ایک مرد ایک جورو رکھے۔ اس سے بڑی محبت کرے۔ اسکو نہایت درجہ حفاظت سے رکھے صدق کے ساتھ اس کا ادب کرے۔ اور ہوشیاری سے اس کی نگرانی کرے۔ انھوں نے بیان کیا۔ کہ محکمہ نو آبادی کے افسروں نے مجھ سے استفسار کیا کہ کیا تم اس ملک میں کثیر الازدواجی کی تعلیم دینے آئے ہو۔ میں نے جواب دیا کہ اگر میں اس عقیدے کی اشاعت کروں۔ تو میں اسلام کے ایک حکم کی خلاف ورزی کرنیوالا ہوں گا۔ میری ایک نہایت زبردست تعلیم یہ ہے۔ کہ حاکم کے قوانین کی فرمانبرداری کی جائے۔

(ٹولیڈو نیوز ۲۰ ر جولائی ۱۹۲۱ء)

کھیتوں سے دیمک کا انسداد

(ماخوذ از رسالہ مفید المعتارعین)

دیمک بھی کھیتوں کے لئے کچھ کم نقصان دہ نہیں ہے۔ اس کے انسداد کے ذیل میں دو نسخے تشریح کئے جاتے ہیں۔ امید ہو کہ ہمارے بہت سے ناظرین میں سے کوئی صاحب ان کا تجربہ کرینگے۔

(نسخہ اول) ۵ سیر آکھ کے پتے ۵ سیر برگ اڑوس ۵ سیر تمباکو ۲ تولہ پھٹکڑی اور ۲ تولہ ہینگ ان سب کو لیکر ایک مٹی کے گھڑے میں رکھ دو اور پھر اسکو بیس دن تک کھیت میں دبا دینا چاہیئے اسکے بعد نکال لو اور اس میں ایک سیر کے برابر اسمیں ۲۰ سیر پانی ملا کر اسجگہ پر چھڑک دو جہاں دیمک پائی جاتی ہو:

دوسرا علاج یہ ہے۔ ۵ سیر پانی کو جوش دیکر اسمیں سوا سیر توتیا (نیلا تھوتھا) ملا دیں۔ اور جب پانی جلکر ۱ سیر رہ جائے۔ تو اسمیں ۱ بوتل مٹی کا تیل ملا دیں اور پھر ملا کر ... کی جگہ پر چھڑک دیں

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

فوراً ضرورت ہے

۹/۱۲

ایسے احمدی ہوشیار محنتی اور دیانتدار ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ جو کہ میری مشہور و معروف پنجابی غزلیں اور نظمیں فروخت کریں۔ کمیشن معقول دیا جاویگا۔ مثلاً ناز احمدی ۵ر ترجمہ از مولوی نجم الدین صاحب مرحوم شادیوال ضلع گجرات اور جھوک مہدی والی ۱۰ر گلدستہ احمدی ار سہاگ نامہ ۵ر مولوی راجیکی صاحب۔ چمکار مہدی ۴ر گلدستہ نبوت ۴ر شہادت مولوی عبد اللطیف صاحب ۵ر چٹھی مسیح ۱۰ر وفات نامہ خلیفہ اولؓ ار وفات نامہ مولوی عبد الحیؓ ار چمکار مہدی ۲ر فتح الدین ۴ر مرزا مہدی ار ڈھنڈورہ احمدی ار سہاگ نامہ منشی جھنڈے خاں ۱۰ر شکر بوج فقیر ار مسیح بیان مکمل ۵ر حصہ اول ۸ر کاسن احمدی ۸ر اظہار الحق ۸ر تحفہ قادیان دس قسم کے احمدی رنگین قطعات فی ار اور تمام ہائی سکول و سلسلہ کی کتب **نصیر شاپ قادیان** سے طلب کریں۔

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ دوم بمقام گجرات

پرمانند و دلگیر پسیان شاہ قوم بجاز ام سکنہ سکمترہ تحصیل ظفروال — مدعی

بنام

چنگی و کھیمن پسران کالو شاہ قوم فقیر ساکنان ورکمپور خورد تحصیل ظفروال — مدعا علیہ

دعویٰ ۹۵ روپے بوجہ تمسک

مقدمہ مذکورہ بالا میں حسب بیان حلفی مدعی سمجھا جاتا ہے کہ مدعا علیہم سمن سے عمداً گریز کرتے ہیں۔ اس لئے اشتہار جاری کر کے لکھا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم ۱۶/۱۲/۲۱ کو حاضر ہو کر پیروی مقدمہ نہ کرینگے تو ان کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

تحریر ۱۱/۲۱

مہر عدالت

قادیان میں رہائش کرنیوالوں کو مژدہ

۱۔ ایک مکان نور ہسپتال کے قریب دس کرم کے فاصلہ پر جس کا نقشہ حسب ذیل ہے برائے فروخت موجود ہے۔ جو صاحب خریدنا چاہیں مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

کوٹھڑی
باورچی خانہ
دالان
صحن
دالان
پاخانہ
دروازہ

تمام مکان پختہ بنا ہوا ہے۔

۲۔ سٹور احمدیہ کے جانب شمال ۲۵ فٹ کا بازار چھوڑ کر ایک بلاک پانچ کنال کا موجود ہے۔ جس کے جنوب کی طرف بازار بیس فٹ اور مشرق کی طرف بازار بیس فٹ اور شمال کی طرف ایک گلی آٹھ فٹ جاتی ہے۔

یہ قطعہ شہر کے نہایت قریب اور سٹور کے بالکل متصل ہے اگر کوئی صاحب سارا خریدے گا تو للعہ مرلہ اور جو صاحب ایک کنال بطرف مشرق خریدے گا۔ اس کو للعہ فی مرلہ کے حساب سے فروخت ہوگا۔ خریداران مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

المشتہر

عبد العزیز خان راجبان منیجر احمدیہ سٹور قادیان

الخطبہ

ایک صاحب ضلع گورداسپور کے باشندہ۔ قوم ارائیں عمر تخمیناً ۵۰ سال۔ جن کے جسمانی قوائے نہایت مضبوط ہیں نکاح کے خواہشمند ہیں۔ پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ اس سے اولاد دو غیرہ (سوائے ایک لڑکی کے جو شادی شدہ) کچھ نہیں ہے۔ اچھے آسودہ آدمی ہیں۔ دو مربعے۔ اور چار گھماؤں زمین کے مالک قادیان میں مکان کیلئے دو کنال زمین بھی خریدی ہوئی ہے۔ اور دو ہزار روپیہ اسٹور میں نقد جمع ہے اس سے علاوہ زیور وغیرہ بھی کافی ہے + اور خود ضلع ملتان میں محکمہ نہر میں پٹواری ہے۔ آدمی نہایت شریف اور مخلص احمدی ہیں جو صاحب رشتہ کرنا چاہیں امور عامہ سے خط و کتابت کریں۔ بیوہ عورت شریف عمر ۳۰ یا ۳۵ سال تک ہو۔ ناظر امور عامہ

پانی پت کے اونی کمبل

۱۲/۱۴

پاک و صاف ملائم اون کے مختلف وضع قطع کے عمدہ خوبصورت اور پائدار نہایت گرم تیار ہونے کی وجہ سے پانی پت کا کمبل خاص طور پر تمام ہند میں مشہور ہے چونکہ اب موسم سردی کا شروع ہو گیا ہے۔ لھذا جن صاحبان کو ضرورت ہو۔ فوراً طلب فرمائیں۔ قیمت بمقابلہ خوبی کے نہایت ہی کم ہے یعنی للعہ ۵ر نیز ہمارے ہاں پتیل کے خوبصورت بذریعہ کمانی خود بخود کھلنے والے سروتے بھی نہایت عمدہ پختہ تیار ہوتے ہیں۔ قیمت ۸ر سروتی علیحدہ

المشتہر۔ شیخ محمد محی الدین کمبل مرچنٹ پانی پت

پیٹ کی جھاڑو

۳۳/۴۴

یہ نسخہ حضرت مسیح موعودؑ کا بتایا ہوا جو امراض شکم کے واسطے بیحد مفید ہے۔ آپ نے فرمایا پیٹ کی جھاڑو ہے میرے والد صاحب نے بہتر برس کی عمر تک استعمال کیا ہے۔ جس سے ثابت ہوا ہے کہ قبض وغیرہ کی صفائی کیلئے مفید ہے۔ بلکہ میں نے مرض انفلوانزا میں جس مریض کو استعمال کرایا شفایاب ہوا اس لئے کم سے کم یکصد گولیاں احباب کے پاس ہونی چاہئیں۔ جو ایسے موقعوں پر کام آویں صرف ایک گولی شب کو سوتے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت رفع ہوتی ہے۔ قیمت گولیاں فی سیکڑہ ۵ر معہ محصول ڈاک عہ

المشتہر۔ افضال احمد یونانی ہوٹل قادیان پنجاب

ہندوستان کی خبریں

مولوی ابوالکلام صاحب آزاد کے مکان کی تلاشی کلکتہ - ۱۹ر نومبر کل رات دفتر اخبار سلمان - دفتر مجلس کانگرس چوبیس پرگنہ واقعہ ملا کار یہ بازار روڈ دفتر البلاغ مولوی ابوالکلام کے مکان پر اونشل کانگرس کمیٹی مرکزی کلکتہ جنوبی کلکتہ اور بڑا بازار کانگرس کمیٹی کے دفاتر کی تلاشی لی گئی - پولیس نے کمروں کے دروازے توڑ کر تلاشی لی - اور کچھ کاغذات کتابیں اور کچھ خطوط اپنے قبضہ میں لے لئے۔

مولوی آزاد سبحانی اور مسٹر معظم علی پر حملہ بمبئی - ۱۹ر نومبر مولوی آزاد سبحانی - مسٹر معظم علی و عزیز احمد زبیری اور محمد اظہر صاحب کی معیت میں بائیکلا پہنچے - اس جگہ چند علیسائی اور ریورسین ملے - جنہوں نے اظہار مخالفت کیا - گاڑی کو روک لیا گیا - اور چاروں حضرات پر تمام طرف سے گھیر کر حملہ کیا گیا - مولوی آزاد سبحانی بچ گئے - لیکن مسٹر معظم علی مسٹر عزیز احمد زبیری اور محمد اظہر صاحب کے زخم شدید آئے - گاڑی چکنا چور ہو گئی - یہ حضرات گاڑی کو چھوڑ کر مشکل سے مسٹر گاندھی کی قیام گاہ پر پہنچے۔

لاہور میں مسلح پہرا ۲۰ر نومبر اتوار کی صبح کو لاہور کے مختلف چوکوں میں مسلح فوجی پہرہ لگا دیا گیا تھا - تار گھر میں اس پہرہ کو خاص طور پر مضبوط کیا گیا تھا۔

شہزادہ ویلز کی ہندوستان میں پہلی تقریر بمبئی - ۱۷ر نومبر شہزادہ ویلز نے بمبئی کارپوریشن کے ایڈریس کے جواب میں جو تقریر کی تھی - اس کا خلاصہ یہ ہے - جو کچھ ہندوستان ہے - اور جو کچھ کہ اس نے کیا ہے اور کر سکتا ہے میں اسے براہ راست سمجھنا اور آپ کی مشکلات اور خواہشات سے واقفیت حاصل کرنا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے جان لیں اور میں آپ کو۔ اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے شہزادہ ویلز نے کہا کہ بمبئی کے نام کے ساتھ ایک خاص فسانہ وابستہ ہے کہ جسے اس سے کوئی نہیں چھین سکتا - یہی بندرگاہ تھا کہ جنگ برطانیہ کے سینکڑوں فرزند ہندوستان کو ترقی فارغ البالی اور امن کے راستہ پر مدد دینے کے لئے آئے تھے سلطنت اس بات کو کبھی نہیں بھولے گی کہ یہ بمبئی ہی تھا جس نے ہزاروں ہندوستانی فوجی سپاہیوں کو جو سلطنت کی لڑائیاں لڑنے کے لئے اس کے بندرگاہوں سے روانہ ہوئے تھے - الوداع کہی تھی - شہزادہ صاحب نے پرتپاک خیر مقدم کے لئے کارپوریشن کا شکریہ ادا کرنے کے بعد وعدہ کیا کہ میں آپ کے وفادارانہ خیر مقدم کے اظہارات کو ملک معظم تک پہنچا دونگا۔

شہزادہ ویلز پونہ میں (پونہ ۱۹ر نومبر) ٹھیک ۹½ بجے شہزادہ ویلز کی سپیشل ٹرین سٹیشن پر پہنچی - اور توپوں کی سلامی دی گئی - شہزادہ کا گورنر جنرل کمانڈر انچیف جنرل اور دیگر اعلیٰ افسران نے استقبال کیا۔

پونہ کی بستیوں کی میونسپلٹی کے خیر مقدم کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے شہزادہ نے اپنے پونہ آنے پر بڑی مسرت کا اظہار کیا - بعد ازاں یادگار جنگ کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے - شہزادہ نے کہا کہ یہ پہلی یادگار جنگ ہے کہ جس کا سنگ بنیاد رکھنے کا مجھے ہندوستان میں فخر حاصل ہوا ہے - اس یادگار کا کسی خاص قوم و ملت سے کوئی تعلق نہیں۔

سیواجی کی یادگار کا بنیادی پتھر شہزادے کے ہاتھوں ازاں بعد سیواجی کی یادگار کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے - شہزادہ نے کہا - کہ سیواجی ہندوستان کا سب سے بڑا سپاہی اور مدبر تھا۔

اپنی تقریر کے خاتمہ پر شہزادہ نے کہا - کہ میں نے یہ امر خاص خوشی سے معلوم کیا ہے - کہ آپ سیواجی کا نام اہم تعلیمی درسگاہوں کے ساتھ شامل کرنا چاہتے ہیں - اور آپ کا مقصد ہے - کہ آپ مرہٹوں کو امن کے لئے بھی ایسا ہی مشہور کریں - جیسا کہ وہ جنگ میں ہیں۔

شہزادہ کی پونا سے واپسی ۱۹ر نومبر کو ۶½ بجے صبح شہزادہ پونہ سے بمبئی واپس آ گیا - وکٹوریہ ٹرمنس پر گورنر کمشنر پولیس اور شریف بمبئی نے اس کا خیر مقدم کیا - سٹیشن سے گورنمنٹ ہاؤس تک تمام راستہ میں فوجی پہرہ تھا۔

طورا ڈاکو کو پھانسی کی سزا معاف ہو گئی ہائی کورٹ میں طورا ڈاکو کی اپیل کا فیصلہ ہو گیا - اور طورا ڈاکو کو ان جرائم میں بری کر دیا گیا - جن کی سزا پھانسی اور عمر قید سشن جج شاہ پور نے دی تھی - اور دو جرم کی نسبت اپیل خارج کر دی گویا اب طورا کو سات سال اور ۵ سال کی کل سزا بارہ سال قید بھگتنی پڑیگی۔

ہندوستان میں ملکی فوج بہت سے باشندگان ہند کی خواہش تھی کہ جمہور کو فوجی قابلیت حاصل کرنیکا موقعہ دینے کیلئے ایک ملکی فوج قائم کرنی چاہئے - چنانچہ ۱۹۲۰ء میں ملکی فوج کا ایک قانون منظور کیا گیا - اس کی رو سے جو فوج قائم کیجائیگی - اس کے افسر اکثر ہندوستانی ہونگے - فی الحال پنجاب کے لئے دو اکائیاں منظور کی گئی ہیں - پہلی اکائی جو ۲۵ ویں پنجابی کے ساتھ ملحق ہوگی - جالندھر میں رہیگی - اور دوسری جو ۶۲ ویں پنجابی کے ساتھ ملحق ہوگی جہلم میں رہیگی۔

ملکی فوج میں بھرتی کے شرائط مفصل شرائط ڈپٹی کمشنروں سے مل سکتی ہیں - عام صفات مندرجہ ذیل مطلوب ہیں۔

(۱) رنگروٹ نیک چلن اور نیک نام ہو۔

(۲) ۱۸ سال کی عمر سے کم نہ ہو - ۳۱ سال سے زیادہ نہ ہو

(۳) عام فوجی جسمانی حالت رکھتا ہو - جس کا پانچ فٹ چار انچ قد اور ۳۳ انچ چھاتی ہونی چاہئے - رنگروٹوں کا ڈاکٹری معائنہ بھی ہوگا - بھرتی کے بعد وہ چھ سال تک درج رجسٹر رہیگا - مستقل فوج کے برخاست شدہ سپاہی چار سال کیلئے لئے جائیں گے - اور کم از کم ۲۸ یوم تک قواعد کرنی پڑیگی - اس ابتدائی قواعد کے بعد پھر ہر سال ۲۸ یوم تک قواعد کے لئے بلائے جایا کریں گے - ملکی فوجی سپاہیوں کے لئے تنخواہوں اور وظائف کی مقدار مستقل فوجی سپاہ کے مطابق ہوگی - تنخواہ کام کے دنوں میں ملے گی۔ (سرکاری اعلان)

گرہ کٹ عورتیں ریلوے پولیس کلکتہ نے پانچ عورتوں کی ایک جماعت کو گرفتار کیا ہے - جو منگن اور گنگا پور صوبہ متوسط سے تعلق رکھتی ہیں - کہا جاتا ہے - کہ وہ جرائم پیشہ جماعت سے تعلق رکھتی ہیں۔

ریل گاڑی میں ۴۴ قیدی دم گھٹ کر مر گئے مدراس - ۲۱ر نومبر - سرکاری اعلان مظہر ہے

کہ گورنمنٹ کو بڑے افسوس کے ساتھ یہ خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ سو سزا یافتہ موپلا قیدیوں میں سے ۵۶ پڈنور کے مقام پر دم گھٹ جانے کی وجہ سے مرے ہوئے پائے گئے۔ پڈنور پہونچکر باقیماندہ کو فوراً دوائی دی گئی۔ آٹھ ان میں سے بھی مر چکے ہیں۔

فسادات بمبئی کے متعلق لالہ لاجپت رائے کا تار بمبئی۔ ۲۱ رنومبر۔ حالت پرسکون ہوتی جاتی ہے۔ کوشش ہو رہی ہے کہ تمام جماعتیں جو کچھ گذرا ہے اس کو فراموش کر دیں۔ اور کامل امید ہے کہ اس مقصد میں کامیابی حاصل ہوگی۔ ورکنگ کمیٹی کا جلسہ سورت میں نہیں بلکہ یہاں بمبئی میں ہوگا۔ جو تشویشناک خبریں یہاں سے پہنچی ہیں۔ ان پر ہرگز اعتبار نہ کرنا چاہئیے۔

بمبئی کے تمام فرقوں میں صلح ہوگئی بمبئی۔ ۲۲ رنومبر۔ بمبئی میں اب بالکل امن ہے کاروبار جاری ہوگیا۔ مختلف اقوام کے نمایندوں کا جن میں ہندو مسلمان پارسی عیسائی اور یورپین شامل تھے۔ آج صبح جلسہ ہوا۔ سب نے صلح صفائی پر زور دیا اور گذشتہ واقعات کو بھول جانیکا وعدہ کیا۔ اس کے بعد مسٹر گاندھی نے جو کئی روز سے فاقے کر رہے تھے۔ کھانا کھایا۔

سر علی امام کی علالت سکندرآباد۔ سر علی امام کی طبیعت علیل ہے۔

لارڈ سہنا مستعفی ہوگئے بنارس۔ ۲۱ رنومبر۔ لارڈ سہنا نے صوبہ بہار و اوڑیسہ کی گورنری سے استعفا دیدیا ہے۔

بنارس یونیورسٹی میں حادثہ الہ آباد۔ ۱۹ رنومبر۔ بنارس یونیورسٹی کے احاطہ میں شہزادہ ویلز کو ڈگری دینے کے لئے جو امفی تھیٹر تعمیر کیا جارہا تھا۔ وہ گر پڑا ہے۔ اور کئی لوگوں کو سخت چوٹیں آئی ہیں۔

آزادی افغانستان کی دوسری سالگرہ پشاور ۱۹ رنومبر۔ یہاں خبر پہنچی ہے کہ آزادی افغانستان کی دوسری سالگرہ ۔۔ نومبر سے ۔۔ نومبر تک بڑی دھوم دھام کے ساتھ منائی گئی۔ مولوی نجف علی جو موجودہ امیر افغانستان کے اتالیق تھے۔ پشاور میں پہنچ گئے ہیں۔ مولوی صاحب گجرات کے رہنے والے ہیں۔ اور ڈاکٹر عبد الغنی کے بھائی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ افغانستان میں اب کار اسلامی اصلاحات کی جولانیں مارتے ہیں ان سے وہ بددل ہوگئے ہیں۔

چمڑے اور کھال کے محصول میں تخفیف دہلی۔ ۲۱ رنومبر گورنمنٹ ہند کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند کے اعلان مورخہ ۳ راپریل ۱۹۲۰ء کے رو سے اب خام چمڑے اور کھالوں پر محصول کا ⅔ حصہ قابل واپسی ہے۔ جبکہ سلطنت برطانیہ کے اندر کسی مقام کو بھیجا جائے۔ اس کے لئے چمڑہ بھیجنے والے کو ایک معاہدہ اس امر کا تحریر کرکے دینا ہوگا۔ کہ وہ چمڑہ جہاز پر لادنے کی تاریخ کے بعد ۶ ماہ کے اندر اندر کسی افسر مجاز سے اس مطلب کا سرٹیفکیٹ حاصل کرکے پیش کریگا۔ کہ چمڑہ سلطنت کے اندر ہی کسی مقام کو بھیجا گیا ہے۔

ایڈیٹر قومی رپورٹ مدراس کو دو سال قید تنجور۔ ۲۱ رنومبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مولوی عبد المجید شرر ایڈیٹر قومی رپورٹ مدراس و پریذیڈنٹ خلافت کانفرنس تنجور کو زیر دفعات ۱۲۴ الف و ۱۵۳ الف دو سال قید سخت کی سزا دی۔

لاہور کے دو خلافت والنٹیروں کو سزا ملک لال دین قیصر اور بشیر احمد لاہور خلافت کمیٹی کے دو کارکنوں کو ایک سال قید سخت کی سزا دی گئی۔

بمبئی میں ۳۶ آدمیوں کی ہلاکت بمبئی۔ ۲۱ رنومبر۔ شہر کے بعض اہم مرکزوں میں ابھی تک فوج کا پہرہ ہے۔ پولیس بھی گشت کر رہی ہے۔ اس وقت تک فسادات کے سلسلہ میں کل ۳۶ موتیں ہوئی ہیں۔ انہیں سے ایک انگریز تھا۔ اور ایک امریکن۔ ۱۲ مسلمان تھے اور ۱۷ ہندو۔

موپلا قیدیوں کی ہلاکت کی وجہ مدراس۔ ۲۱ رنومبر۔ ایک بیان مظہر ہے کہ کوئمبٹور کو ۵۶ موپلا قیدیوں کی ہلاکت کے متعلق جو ٹرین میں بھیجی ہے۔ حکام یہ تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ کہ یہ قیدی دم گھٹنے سے ہلاک ہوئے ہیں۔ کیونکہ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ کمرہ اس سے پہلے قیدیوں کو بیلاری پہنچانے کیلئے استعمال کیا جا چکا ہے۔ اور ممکن ہے کہ جب قیدیوں کو اس میں سوار کیا گیا ہو۔ اس وقت اس میں پٹرول کی بو ہو۔

پٹنہ میں شہزادہ ویلز کی یادگار پٹنہ۔ ۲۲ رنومبر۔ شہزادہ ویلز کی استقبالیہ کمیٹی نے شہزادہ کی آمد کی یادگار میں ایک میڈیکل کالج قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے لئے مہاراجگان ڈمراؤں۔ بونیلی۔ تھوا اموان نے ایک ایک لاکھ روپیہ دیا ہے۔

کلکتہ میں ایک سو گرفتاریاں کلکتہ۔ ۲۳ رنومبر۔ چار روز کے اندر ایک سو کے قریب کانگرس اور خلافت کا کام کرنے والے گرفتار ہو چکے ہیں۔

کرپان سازی کے کارخانہ پر چھاپا سیالکوٹ۔ ۲۱ رنومبر۔ آج پولیس نے مرزا امین بیگ سٹی مجسٹریٹ کی ہمراہی میں سردار کھڑک سنگھ کے کارخانہ پر زیر دفعہ ۵ قانون اسلحہ چھاپا مارا اور ۹ کرپانیں لیگئے۔ سردار نند کور نے پولیس کو اطلاع دی ہے۔ کہ جب تک انہیں گرفتار نہ کیا جائیگا۔ وہ کرپانیں بناتے رہینگے وہ کرپان کا طول مقرر کرنے کے بارہ میں حکومت کے حق کو تسلیم نہیں کرتے۔

دہلی کے پارچہ فروشوں کی دکانوں پر پہرے دہلی۔ ۲۲ رنومبر۔ ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی دہلی کی زیر ہدایت خلافت اور کانگرس کے والنٹیروں نے نئی سڑک چاندنی چوک اور فتح پوری میں کپڑے کے کارکنوں کے سامنے پہرہ لگانا شروع کر دیا ہے۔

بہار اڑیسہ کی انتظامیہ کونسل کو شہزادہ کا جواب پٹنہ۔ ۲۱ رنومبر۔ بہار اور اڑیسہ کی انتظامیہ کونسل کے وائس پریذیڈنٹ کے پیغام خوش آمدید کا جواب دیتے ہوئے۔ شہزادہ ویلز نے لکھا ہے۔ کہ باشندگان بہار اور اڑیسہ کے دلی خوش آمدید اور وفاداری کے پیغام کے لئے ان کا بہت بہت شکریہ ہے۔

ہندوؤں کی مولویوں پر دست درازیاں کالی کٹ۔ ۲۱ رنومبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کالی کٹ کا ایک اعلان حال میں شائع کیا گیا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ علاوہ ان واردتوں کے جو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے نوٹس میں لائی گئی ہیں

(باہتمام ... عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس ... مالکان کے لئے شائع ہوا)